روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳	اتوار - ۱۱ صفر ۱۴۱۴ھ، یکم - ظہور ۱۳۷۲ ہش، یکم - اگست ۱۹۹۳ء	نمبر ۱۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جید عالمِ دین قدیمی مخلص فدائی خادم سلسلہ سابق مربی بلاد عربیہ و گیمبیا
حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب انتقال فرما گئے

ربوہ: ۳۱ جولائی۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی مخلص اور فدائی خادم دین محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب ۳۰ جولائی کو رات قریباً ساڑھے آٹھ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ آپکی عمر ساڑھے اکیاسی برس تھی۔

محترم مولانا صاحب سلسلہ کے جید عالم اور کئی کتب کے مصنف تھے آپ نے بلاد عربیہ اور گیمبیا میں سالہا سال تک بطور انچارج مشنری امیر جماعت امیر اور زونل انچارج مغربی افریقہ اہم خدمات سرانجام دیں۔ پہلے احمدی سربراہ حکومت گیمبیا کے گورنر جنرل سر الیف ایم سنگھاٹے ان ہی کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے اور ان کے ذریعے سے حضرت بانیٔ سلسلہ کو بتائی گئی وہ خدائی خبر بڑی شان سے پوری ہوئی کہ،

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

حالات زندگی محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب ۱۲ جنوری ۱۹۱۳ء کو جھنگڑ کلاں تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مولوی فاضل اور مربی کلاس جامعہ احمدیہ

باقی صفحہ پر

درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ ان دنوں آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور اس وقت بغرض علاج حیدر آباد تشریف لے گئی ہیں۔

احباب جماعت سے حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

اہلِ قادیان کیلئے درخواست دعا

موجودہ بارشوں اور تتلے کی نہر میں شگاف پڑنے کی وجہ سے قادیان میں سیلاب آگیا تھا۔ جس سے احمدیہ محلہ میں بھی احباب جماعت اور عمارات متأثر ہوئی ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صورتحال بہتر ہے۔

احباب جماعت سے درویشانِ قادیان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظارت خدمت درویشاں)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کا اصول یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے، لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارا مانگیں، تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارا لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابتِ دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مُضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔ یہ بات خوب سمجھ میں آسکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں ہوتا۔ بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور اپنے خیال میں اُن کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں، مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۶۷)

متقیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

"متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے۔ کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے دوست۔ کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے۔ غرض معیت کے سوا انسان کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو۔ فوج ہو۔ مال و اسباب ہو، جب جا کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے، محبت بھی معیت کو چاہتی ہے۔ بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو تو وہ بھی معیت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق بحث بھی ہے۔ مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت، ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہیئے۔ غرض انسان معیت کے بغیر کچھ بھی نہیں مگر خدا کی معیت سے بڑھ کر کوئی معیت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے۔ سوتے جاگتے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری معیت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالح آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی محسنون فرمایا۔ اور احسان یہ ہے کہ خدا کی ایسی عبادت کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی میر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم۔ظہور ۱۳۷۲ہش — یکم۔ اگست ۱۹۹۳ء

آئیے آگے بڑھیں

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ یہ عام طور پر ایسے بچوں کے لئے کہا جاتا ہے جو بچپن ہی میں بڑی ذہانت کے مالک نظر آئیں اور جو اپنی عمر سے بڑی عمر کے لوگوں جیسی باتیں کریں اور ایسا کر کے لوگوں کو حیران کر دیں۔ لیکن یہ پات کس قدر چکنے ہیں۔ یہ ایک راز ہوتا ہے۔ وہ بچہ جس کے متعلق بچپن میں یہ کہا جاتا رہا ہے۔ وہ بڑا ہو کر کہاں تک ترقی کرے گا۔ اور کہاں اس کی ترقی رُک جائے گی۔ یا وہ اپنی ترقی روک لے گا۔ اس کے متعلق قبل از وقت کچھ کہنا مشکل ہوتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس بات کو راز میں رکھا ہے۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ترقی کرے گا یا نہیں نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کتنی ترقی کرے گا۔ اور یہ بات صرف ذہین بچوں ہی کے متعلق کیوں کہی جائے۔ سب کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ کسی کی استعداد کیا ہے اور اسے کہاں تک استعمال کرے گا۔ یہ کون جانتا ہے اور اس کا نہ جاننا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے لیکن اس احسان کو صحیح طور پر سمجھا اسی صورت میں جا سکتا ہے۔ کہ انسان کہیں رُکے ہی نہ۔ اسے کیا معلوم اس کی استعداد کتنی ہے۔ اور ہوگی اور ہوگی اور اسطرح چلتے جائیں تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اور ہوگی کی کوئی انتہا نہیں۔ نہ روحانی دنیا میں۔ نہ جسمانی دنیا میں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کھوکھا لگاتا ہے۔ اور ساری عمر کھوکھا ہی لگاتا ہے۔ اسے کبھی یہ خیال آیا ہی نہیں کہ اگر وہ کوشش کرے تو اس بات کا اظہار ہونے لگے کہ اس کی استعداد اس سے زیادہ ہے۔ اسے آہستہ آہستہ ترقی کرنی چاہیئے۔ زندگی میں ٹھہراؤ آجائے تو ترقی رُک سکتی ہے۔ اور یہ ترقی جاری رہنی چاہیئے۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ کھوکھے والا دکان کرایہ پر لے لے گا تو کوئی اور کھوکھا لگائے گا۔ گویا کہ ایک نے جگہ خالی کی اور دوسرے نے اسے پُر کر دیا۔ یہی حال تعلیم کا ہے۔ ہم ایک منزل پہ جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ حالانکہ ہماری استعداد اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ علم کی کون حد مقرر کر سکتا ہے۔ علم حاصل کیا جائے۔ اور کرتے ہی رہا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ "مزید" کوشش کا نہ ہونا استعداد کی نفی ہے۔ حالانکہ استعداد مثبت حالت کا نام ہے۔ آئیے ہم آگے ہی بڑھتے رہیں۔

سب کے ہاتھوں میں ہے سفر کا ٹکٹ
اور منزل کی کچھ خبر ہی نہیں
کس سٹیشن پہ کون اترے گا
ذہن و دل پر کوئی اثر ہی نہیں
ـــــــ ابوالاقبال

خدمت کے مقام پر کھڑا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بہت بڑا ہوں

تیری ہی نہیں تلاش مجھ کو
اپنی بھی تلاش کر رہا ہوں

منسوخ نہ ہو سکوں گا ہرگز
قدرت کا اٹوٹ فیصلہ ہوں

مالک ہے تو میرے جسم و جاں کا
چاہوں نہ تجھے تو کس کو چاہوں

ایسا نہ ہو ٹوٹ پھوٹ جاؤں
آئینہ ترے وجود کا ہوں

بولوں تو ہوں عہد کی علامت
خاموش رہوں تو معجزہ ہوں

جس شوخ کا ذکر کر رہے ہو
اس کو تو ازل سے جانتا ہوں

وہ میرے وجود کا مخالف
مَیں اس کے بھلے کی سوچتا ہوں

طوفاں کو بھی ہو چلا ہے احساس
ساحل کے قریب آگیا ہوں

منزل ہوں تو معتبر ہوں مضطرؔ
رستہ ہوں تو سیدھا راستہ ہوں

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ــــــ

لجنہ کالم

عورت نہایت قیمتی ہیرا ہے لیکن اگر اسکی تربیت نہ ہو تو اسکی قیمت کچے شیشہ کے برابر بھی نہیں۔ کیونکہ شیشہ تو پھر بھی کسی نہ کسی کام آسکتا ہے لیکن اس عورت کی کوئی قیمت نہیں جس کی تعلیم و تربیت اچھی نہ ہو۔ اور وہ دین کے کسی کام نہ آسکے۔ پس جب تک افراد کی درستی نہ ہو اس وقت تک قوم کبھی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ جو یہ ہے کہ جماعت کی تمام عورتوں کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ دین کی باتوں کو پڑھ کر ان پر غور کر سکیں اور ان کو سمجھ سکیں۔ جب دینی باتوں کی تفصیلات پر غور کرنے کا مادہ ان کے اندر پیدا ہو جائے گا اس کے بعد یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکیں اور دین کے لئے مفید کام کر سکیں جس طرح انسان کا ہاتھ ہی ہوتا ہے جو سارے کام کرتا ہے۔ لیکن بندھا ہوا یا زخمی ہاتھ کیا کام کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بے شک قیمتی اور مفید وجود ہیں جو بہت کام کر سکتی ہیں لیکن پہلے ان کو مفید اور کام دینے کے قابل بنانا پڑے گا اور جس طرح پہلے ہیرے کو تراشا جاتا ہے اور پھر وہ مفید اور زینت کا موجب ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کی بھی اصلاح کرنی پڑے گی۔ پھر وہ دین کے لئے مفید ہو سکیں گی۔ پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ابھی بہت لمبی منزل طے کرنی ہے۔ اور بہت بڑا کام اس کے سامنے ہے جس کے لئے رات اور دن قربانی کی ضرورت ہے اور ایسی عورتوں کی ضرورت ہے جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کریں۔ جس طرح مردوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے پس میں لجنہ مرکزیہ کو ایک مہینہ کی مہلت دیتا ہوں کہ اس مہینہ کے اندر اندر یعنی جنوری ۱۹۴۵ء ختم ہونے سے پہلے وہ اپنے دفتر کو منظم کر لیں۔

دفتر کے لئے زمین بھی خریدی جا چکی ہے جو ام طاہر (وفات یافتہ) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے۔ کی یادگار ہے اسکی قیمت قرض لے کر ادا کر دی تھی یہ جگہ دارالانوار کو جاتے ہوئے پریس کے قریب ہے جہاں سڑک کا موڑ ہے وہاں لجنہ کے دفاتر اچھی طرح بن سکتے ہیں۔ یہ جگہ خالص احمدی علاقہ میں ہے۔ جہاں عورتوں کو جمع ہونے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر بھی وہاں سے قریب ہیں جہاں سے ضرورت کے موقعہ پر ہر قسم کی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کی وجہ سے ہم فی الحال وہاں پر عمارت تو نہیں بنا سکتے۔ زمین وقت پر ملک عمر علی صاحب سے خرید لی گئی تھی۔ جو اس وقت ملک صاحب نے سلسلہ کی خاطر قربانی کر کے چار ہزار روپیہ میں دے دی تھی جو اس وقت کی قیمتوں کے لحاظ سے بھی سستی تھی۔ اگر وہ اس سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرتے تو ان کا حق تھا۔ میں نے ام طاہر (وفات یافتہ) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار کرتا ہے سے کہا کہ تم ملک صاحب سے کہو کہ سلسلہ کے لئے اس زمین کی ضرورت ہے۔ بغیر کسی نفع کے وہ یہ زمین سلسلہ کے لئے دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے بغیر کسی نفع لئے دے دی حالانکہ اس وقت بھی اسکی قیمت اس رقم سے زیادہ تھی جو انہوں نے لی اور اب تو موجودہ قیمتوں کے لحاظ سے پچیس تیس ہزار روپیہ کی ہے۔ اگر جنگ کے بعد وہاں عمارت بنائی جائے تو میرا اندازہ ہے کہ تیس چالیس ہزار روپیہ عمارت پر خرچ آئے گا۔ جس میں کچھ کمرے دفاتر کے لئے مخصوص ہوں تقریروں وغیرہ کے لئے ایک ہال ہو۔ جس میں ہزار ڈیڑھ ہزار عورتیں جمع ہو کر اپنے اجلاس وغیرہ کر سکیں کچھ کمرے بطور مدرسہ کے ہوں کچھ کوارٹر بن جائیں تاکہ دفاتر وغیرہ میں کام کرنے والیاں وہاں رہ سکیں۔ ایک لائبریری بھی ہو ان سب کاموں کے لئے کم از کم پندرہ بیس کمرے ہوں اور ایک ہال ہو جس میں اجلاس وغیرہ ہو سکے۔ میرا اندازہ ہے کہ غالباً تیس چالیس ہزار روپیہ اس عمارت پر خرچ آئے گا میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی مستورات کے لئے اس رقم کا جمع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں نے دیکھا ہے باوجود اس کے کہ گو ہماری جماعت کی مستورات دوسری مستورات سے تعلیم میں زیادہ نہیں ہیں مگر ان کے اندر خدا کے فضل سے قربانی کی ایسی روح اور ایسا اخلاص پایا جاتا ہے کہ چندے کی جو تحریک بھی ان کے سامنے پیش کی جائے فوراً ہی وہ تحریک کامیاب ہو جاتی ہے آج سے بیس سال قبل میں نے برلن میں "بیت" بنانے کے لئے جماعت کی عورتوں میں چندے کی تحریک کی تو اس میں نمایاں کامیابی ہوئی اور فوراً ہی ستر ہزار روپیہ عورتوں نے جمع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں ہندوستان میں کسی قوم کی عورتیں بھی ایسی نہیں جن کے اندر قربانی کا ایسا مادہ پایا جاتا ہو جیسا کہ ہماری جماعت کی عورتوں کے اندر پایا جاتا ہے۔ اگر ہندوستان کی چھوٹی سے چھوٹی قوم کے برابر بھی ہماری تعداد ہوتی تو الحمد خدا کے فضل سے ہمارے مرد تو مرد ہماری عورتیں بھی دین کی خاطر اتنی رقم پیش کر دیتیں کہ یورپ کے مالدار ممالک کے لوگ بھی مذہب کی خاطر اتنی رقم پیش نہ کر سکتے اور نہیں دیا کرتے۔

اس وقت ہماری کل تعداد چار پانچ لاکھ ہے اور سکھوں کی تعداد جو ہندوستان میں سب سے چھوٹی اقلیت ہیں چالیس لاکھ ہے گو ہم ان سے بھی آٹھواں دسواں حصہ ہیں لیکن اگر ہماری تعداد سکھوں کے برابر بھی ہوتی تو ہماری جماعت کی عورتیں مذہب کی خاطر اتنا چندہ جمع کر دیتیں کہ یورپ کی بڑی بڑی مالدار قومیں بھی مذہب کی خاطر اتنا چندہ جمع نہ کر سکتیں اور نہیں کیا کرتیں۔ پس قربانی کا مادہ تو ہماری جماعت کے اندر خدا تعالیٰ کے فضل سے پایا جاتا ہے اور وہ ایمان بھی اسے حاصل ہے جو قربانی کرایا کرتا ہے۔ صرف ہماری طرف سے ہی کوشش میں کوتاہی ہوتی ہے۔ پس یہ سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا کہ یہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ کام ہو جائے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے "ہو جا" اور وہ کام ہو جاتا ہے پس روپیہ کی دقت نہیں روپیہ تو ہماری جماعت کی عورتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے آسانی سے ادا کر دیں گی ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفتر کو منظم کیا جائے۔ اور مستقل کام کرنے والی عورتیں دفتر میں رکھی جائیں اور ہر جگہ کی عورتوں کے پتے دریافت کر کے ان کے ساتھ خط و کتابت کی جائے اور ہر جگہ لجنہ قائم کی جائے اور وہاں کی عورتوں کو منظم کیا جائے۔

(فرمودہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۴۴ء)

اسمبلیوں کے توڑے جانے کی تاریخ

قیام پاکستان کے بعد سے اب تک یہ دسویں بار ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کو توڑا گیا۔ اور یہ تیسری دفعہ ہے کہ صدر غلام اسحٰق خان نے پانچ سال کے عرصے میں قومی اسمبلی کو توڑا ہے۔

دستور ساز اسمبلی ۱۹۵۴ء کو توڑی گئی۔ گورنر جنرل ملک غلام محمد نے اسمبلی توڑنے کا حکم جاری کیا۔ اس اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین نے اس فیصلے کو سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کیا۔ سندھ ہائیکورٹ نے اسمبلی بحال کر دی لیکن حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل کی جس کے نتیجے میں اسمبلی توڑے جانے کا فیصلہ برقرار رہا۔

۱۹۵۸ء میں اس وقت کے صدر جنرل اسکندر مرزا نے آرمی چیف جنرل ایوب خان کی مدد سے قومی اسمبلی توڑ دی اور ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔ صدر ایوب خان نے ۱۹۶۶ء میں اسمبلی کا عرصہ پورا ہونے سے ایک سال قبل اسمبلی توڑ دی۔ یہ قدم انہوں نے اپنا صدارتی الیکشن جیتنے کے بعد اٹھایا ۱۹۶۹ء میں جنرل یحییٰ خان نے اسمبلی توڑ دی اور ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔

۱۹۷۰ء میں منتخب ہونے والی اسمبلی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے عام انتخابات کے انعقاد کی غرض سے وقت سے پہلے توڑ دی۔ تاہم ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو نو منتخب قومی اسمبلی توڑ دی گئی اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کر دیا اور ۱۹۷۳ء کے آئین کو معطل کر دیا۔

جنرل ضیاء نے دوبارہ ۲۹۔ مئی

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

پاکستان ٹائمز

۱۹ - جولائی ۱۹۹۳ء

اقتصادی اور سماجی حالت سے جو خاصی گھمبیر ہوگئی ہے بڑی پریشانی ہے۔ یہ خطرناک حالت اس بات کا فوری طور

It s time to be wide awake

I am a Pakistani living in America. We are very much distressed here by the serious political, economic and social conditions in Pakistan. This terrible rather dangerous situation urgently calls for a realistic and impationate stock taking to avert disastrous consequences. Please excuse me for a plain talk but unless the real disease is diagnosed, how can we think of cures. So we shall have to face the facts, otherwise we will perish.

After the Quaid-i-Azam, alas! we could not find even a single selfless leader of sound integrity. The root cause of our all ills has been the crisis of honest and dedicated leadership. Only selfish, opportunist and corrupt leaders have been ruling the country in one garb or the other and have turned the entire nation into hypocrites and cheats by their misdeeds. Politics have become a sure source of getting rich overnight. Therefore, every Tom Dick and Harry tries his utmost to become a minister or at least a member of an Assembly by hook or by crook, only to loot and plunder the national resources. Maral degradation has reached such lows in all walks of life, that nobody has any regard for human values. Even the religious leaders, instead of reforming the nation by preaching good, are blowing out hatred day in and day out by openly calling people to violence in order to demonstrate their nuisance value. Instead of preaching tolerance and Islamic brotherhood they have divided the nation into warring factions. Therefore, they must be restrained, because they have divided the nation and degraded us in the eyes of the world Corruption, robberies, abductions drug-dealing and horse-trading have become order of the day and lucrative trades. People always follow their leaders and leaders get inspiration from them. When both become corrupt then country is bound to go to dogs. Exactly this is what has happened in Pakistan. Everybody blames others for all ills but damn cares for his own responsibilities as a citizen, not to talk of a true Muslim.

The fundamental responsibility of a government is to secure the life, property and honor of the people and provide food, clothing and shelter to its subjects (Quran 20:118.119). Any government that fail to fulfil these obligations has no right to rule. This is a very heavy responsibility for those who fear Allah. That is why, righteous men never long for any office in worldly governments. Absolute sovereignty belongs to God alone. It is entrusted to men only as a Trust. Those who do not discharge their trusts honestly and diligently, will have to account for their actions on the Day-of-Reckoning. Similarly, the vote is also a Trust of God. If people do not elect honest and deserving representatives, they will have to account for also (Quran 4:58). Examine the behavior and deeds of Pakistani people and both political and religious leader and see how many discharge these trusts honestly and are thus righteous Muslims? All claim to be righteous but their deeds prove their falsehood and this is most hateful in the sight of Allah (Quran: 61.2.3.) That is why the entire nation is in a state of terror and torment. In short, unless we leave this hypocrisy of preaching Islam but striving for selfish ends, how we can succeed in this world or Here-After? If we really believe in the Day-of-Judgement, what preparation we are making for that hard day? Can we lie to and deceive God also? It is a decree of God that He wipes out such people from the face of the earth. Therefore, it is time for serious thinking, soul searching and stock-taking realistically.

Alas! none is prepared to follow the Sunnah of the Holy Prophet (SAWS) but everybody is talking of enforcing Islam by enacting laws However, they ignore the eternal practice of God, that spiritual revolutions are brought about only by divinely people under the Command of God. You may prescribe severest penalties for crimes but cannot make people virtuous by force. That is why Islam forbids compulsion in religious matters (2:256). Death is born out of inequity, tyranny and persecution. Peace is the child of Justice. But the Mullahs who were very truly called the worst creation under the heaven' by the Holy Prophet (SAWS) and the corrupt politicians have always brought destruction to Muslim Ummah by preaching hatred right from the medieval times. We should learn lessons from the destruction of Abbasid Baghdad and Muslim Spain.

In view of these facts, the only way for our political salvation is to follow the lofty example of the Quaid-d-Azam and try to forge a political union by declaring that state has nothing to do with the past political inclinations and religious beliefs of individuals. All people must have equal rights and treated equitably on the principle of Absolute Justice.

Politics have become very dirty and the prime source of acrimony and hatred. Moreover, our economically crippled country can neither afford the luxury of hundreds of ministries nor holding of elections every two years which create permanent animosities and further polarization. We need only a few honest and dedicated men of high integrity, who should steer the nation through these hard times. They should enforce law without fear and favour equitably to rich and poor and dispense Absolute Justice. The following measures although apparently drastic but are an absolute necessity to purge the society of deep rooted evils and restore law and order.

1. Preaching of sectarian and parochial hatred should be totally banned and very severe penalties prescribed for the violators.

2. In the present circumstances, it is impossible to elect an honest, selfless and effective leadership. Therefore, the country should be ruled, by a ten member, national council of Ministers for ten years. It is hoped that we can find really honest and dedicated ten men out of a nation of 120 million? This would be the only effective way to restore political, economic and social order and civility. America has only a ten members cabinet. If they can run the country efficiently with ten ministers, why can't we?

3. Purge the nation of crooked, opportunist and corrupt politicians and Mullahs with iron hand, who have created this disorder, because disorder is worst than killing (Quran 2:191). They are exploiting the entire nation by their sheer nuisance value.

4. Ban horse-trading totally in Assemblies. Anybody changing his loyalty, must lose his seat. This is the only way to achieve political stability.

5. In Islam, nobody is above law. Therefore, the President must be impeached for his wrong-actions by the Parliament.

6. Dispense with all the amendments to 1973 Constitution and restore it in its originality

7. Judiciary must be independent of Executive. Judges may be nominated by the President, but must be approved by the Parliament for life time.

To conclude, the root cause of our ills is wide-spread selfishness, bigotry and hypocrisy. These evils have become a part and parcel of our daily life so much so that we have lost even the sense of right and wrong altogether. Therefore, these evils must be wiped out by all possible means — even by enforcing the entire Islami Penal Code strictly. Remember, if we are not prepared to mend our ways, then be-ware that America and India are preparing to do away with our beloved country. God forbid. — BASHIR AHMEDE Ann Arbor MI 48103 USA.

The Pakistan Times, Monday, July 19, 1993

بیرون پاکستان مقیم پاکستانیوں کو پاکستان کے سیاسی بحران سے کتنی تکلیف پہنچتی تھی اس کا ذکر درج ذیل خط میں کیا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب یہ بحران حل ہو چکا ہے۔

خط کا متن درج ذیل ہے

یہ خط بشیر احمد این آر بر ایم۔ آئی ۴۸۱۰۳، امریکہ سے لکھا گیا اور پاکستان ٹائمز کے ۱۹، جولائی کے شمارے میں شائع ہوا۔ بشیر احمد صاحب کہتے ہیں:

میں ایک پاکستانی ہوں جو امریکہ میں رہ رہا ہوں۔ ہمیں پاکستان کی سیاسی۔

پر تقاضا کرتی ہے کہ جذبات سے الگ ہو کر ہم محاسبہ کریں تاکہ اس کے تباہ کن نتائج سے بچ سکیں۔ مہربانی کر کے مجھے معاف کیجئے کہ میں ایک سیدھی سادھی بات کہنے لگا ہوں لیکن جب تک بیماری کی تفتیش نہ ہو ہم اس کا علاج کس طرح کر سکتے ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم حقائق کا سامنا کریں ورنہ ہم تباہ ہو جائیں گے قائداعظم کے بعد یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ہمیں ایسا ایک بھی شخص نہ مل سکا جو اپنی ذات سے بالا ہو کر ملک کی خدمت کر سکتا۔ ہماری تمام خرابیوں کی جڑ دیانت داری اور لگن کے ساتھ کام کرنے کی لیڈرشپ کا بحران ہے۔ صرف ذاتی مفاد پرست اور وہ جنہیں کرپٹ لیڈرز کہا جا سکتا ہے ہمارے ملک پر حکمرانی کرتے رہے ہیں اور تمام قوم کو انہوں نے منافق اور گھپلا کرنے والی بنا دیا ہے۔ سیاست کو راتوں رات امیر بننے کا ایک یقینی ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر زید بکر ہر جائز و ناجائز طریقے سے منسٹر یا کم از کم کسی اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتا ہے اور اس میں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ کر سکے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اخلاقی گراوٹ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ کسی شخص کو بھی انسانی قدروں کا خیال باقی نہیں رہا۔ حتیٰ کہ مذہبی لیڈر بھی بجائے اس کے کہ قوم کی وعظ و نصیحت سے اصلاح کریں وہ اپنی تکلیف دہ اہمیت NUISANCE VALUE کا مظاہرہ کرنے کے لئے دن رات نفرت کا پرچار کرتے ہیں اور لوگوں کو تشدد پر ابھارنے میں لگے رہتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کو رواداری اور اسلامی بھائی چارے کا درس دیں انہوں نے قوم کو آپس میں لڑنے جھگڑنے والے فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے اس لئے ان لوگوں پر قدغن لگائی جانی چاہیئے کیونکہ انہوں نے قوم کو تقسیم کر دیا ہے اور اسے دنیا کی نظر میں بہت ذلیل کر دیا ہے۔ کرپشن، چوریاں، ڈاکے، منشیات کا کاروبار اور ہارس ٹریڈنگ روزمرّہ کی بات اور نفع بخش تجارت بن گئے ہیں۔ لوگ ہمیشہ اپنے لیڈروں کی تقلید کرتے ہیں اور لیڈران سے کام کرنے کا جذبہ حاصل کرتے ہیں لیکن جب دونوں کرپٹ ہو جائیں تو یقیناً ملک ایسے ہوتا ہے جیسے کتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے آگے ڈال دیا جائے۔ یعنی تباہی شروع ہو جاتی ہے۔ بالکل یہی وہ بات ہے جو اب پاکستان میں ہو رہی ہے۔ ہر شخص دوسروں پر الزام دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ساری باتیں ان کی وجہ سے ہو رہی ہیں لیکن جو اسکی اپنی ذمہ داریاں ہیں ان کی وہ رتی بھر پرواہ نہیں کرتا۔ اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے جو ذمہ داریاں ہیں ان کو تو الگ رکھا جا سکتا ہے۔

حکومت کی بنیادی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کرے اور انہیں خوراک، پوشاک اور چھت مہیا کرے۔

(قرآن ۲۰: ۱۱۸ ؛ ۱۱۹)

کوئی بھی حکومت جو اپنی یہ ذمہ داریاں پوری نہ کر سکے اسے حکمرانی کا کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نیک لوگ کبھی کسی دنیوی حکومت میں عہدہ لینے کی خواہش نہیں کرتے اقتدار کل تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ لوگوں کو صرف ایک امانت کی صورت میں دیا جاتا ہے جو اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے اور دیانت داری سے اس امانت کو نہیں نبھاتے انہیں قیامت کے روز جواب دہی کرنی ہو گی۔ اسی طرح ووٹ بھی ایک امانت ہے جسے خدا تعالیٰ کی ہی امانت کہنا چاہیئے۔ اگر لوگ دیانت دار افراد کو منتخب نہیں کرتے اور ایسے لوگوں کو جو کام کی اہلیت رکھتے ہوں تو انہیں بھی اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی (۴: ۵۸) پاکستانیوں کی اور ان کے لیڈروں کی سیاسی بھی اور مذہبی حالت بھی دیکھئے اور تجزیہ کیجئے کہ وہ کس حد تک اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں اور اس طرح وہ اپنے آپ کو اچھے مسلمان ثابت کر رہے ہیں۔ سب لوگ نیک اور پاک ہونے کا دعوے کرتے ہیں لیکن ان کے اعمال ان کے جھوٹ کو ثابت کر رہے ہوتے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک انتہائی قابل نفرت ہے (قرآن ۶۱ : ۳ ؛ ۲)

اسی لئے تمام کی تمام قوم اس وقت خطرات میں گھری ہوئی ہے اور تکلیف میں ہے۔ مختصر یہ کہ سوائے اس کے کہ ہم اس منافقت کو ختم کریں کہ تبلیغ تو ہم اسلام کی کرتے ہیں لیکن سامنے ہمارے اپنے ذاتی مفادات ہیں ہم کس طرح اس دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں یا اس دنیا کے بعد بھی۔ اگر ہم واقعی روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم نے اس سخت دن کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بول سکتے ہیں اور اسے دھوکا دے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ زمین پر سے ایسے لوگوں کا صفایا کر دیتا ہے۔ اس لئے اب یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے۔ افسوس کوئی شخص بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ لیکن ہر شخص کہہ رہا ہے کہ اسلام کو اسلامی قوانین کے ذریعے نافذ کرنا چاہیئے اور سب لوگ خدا تعالیٰ کی سنت سے غفلت کا اظہار کرتے ہیں کہ روحانی انقلابات صرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہی لایا کرتے ہیں اور وہ ایسا خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں آپ جرائم کے لئے سخت سے سخت سزائیں نافذ کر سکتے ہیں لیکن آپ لوگوں کو سختی کے ساتھ نیک نہیں بنا سکتے۔ اس لئے اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ مذہبی معاملات میں جبر کیا جائے۔ ظلم نابرابری اور دوسروں کو تکلیف دینے سے موت ہی آئے گی۔ انصاف سے ہی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مولوی لوگ جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ آسمان کے نیچے اچھے نہیں ہوں گے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کرپٹ سیاست دان ہمیشہ مسلمان امت پر تباہی لائے کیونکہ وہ ہمیشہ نفرت کی تبلیغ کرتے رہے اور ایسا وہ ازمنہ گذشتہ سے کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمیں عباسیوں، بغدادیوں اور سپین کے مسلمانوں کی تباہی سے سبق لینا چاہیئے۔

ان حقائق کے پیش نظر ہماری سیاسی نجات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم قائداعظم کی شاندار مثال سامنے رکھیں اور سیاسی اتحاد پیدا کریں اور ایسا ہم یہ کہہ کر کریں کہ ریاست کو کسی کی ماضی کی سیاسی کارگزاریوں سے کوئی تعلق نہیں اور اسی طرح کسی فرد کے مذہبی عقائد سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ تمام لوگوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں۔ اور ان کو برابری کا سلوک ملنا چاہیئے اور ایسا ایبسولیوٹ (ABSOLUTE) انصاف مکمل انصاف کے ذریعے ہونا چاہیئے

سیاست تو بہت گندی کھیل بن گئی ہے اور اس سے برسوں نفرت پیدا ہوتی ہے اس کے بڑھ کر یہ کہ ہمارے ملک کی اقتصادیات اچھی حالت میں نہیں ہیں اور یہ انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم سینکڑوں وزارتیں بنالیں اور اس بات کی بھی کہ ہر دو سال کے بعد انتخابات کرائیں۔ جس سے مستقل طور پر دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور لوگ مزید مختلف گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ہمیں صرف چند ایک دیانت دار اور لگن کے ساتھ کام کرنے والے افراد کی ضرورت ہے جو قوم کی کشتی کو ان مشکل اوقات میں آگے لے کے جائیں انہیں چاہیئے کہ وہ قانون کو بغیر کسی خوف یا رعایت کے نافذ کریں۔ امیروں کے لئے بھی اور غریبوں کے لئے بھی اور اس طرح لوگوں کو انصاف ملے گا۔ انہیں چاہیئے کہ مندرجہ ذیل اقدامات کو سامنے رکھیں اگرچہ یہ ہیں تو سخت لیکن انتہائی طور پر ضروری ہیں تاکہ معاشرے کو جڑ پکڑی ہوئی برائیوں سے نجات مل سکے۔

۱۔ فرقہ واریت کی تبلیغ اور اسی طرح علاقائی نفرت کو کلی طور پر بند کیا جائے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

۲۔ موجودہ حالات میں یہ بات ممکن نہیں ہے کہ دیانت دار اور اپنی ذات سے بالا ہو کر کام کرنے والے اور مؤثر لیڈروں کو آگے لایا جائے۔ اس لئے ملک کو چاہیئے کہ وہ ایسے دس افراد کی حکومت قائم کرے جسے نیشنل کونسل آف منسٹرز کہا جائے اور ایسا دس سال کے لئے کیا جائے اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ ہم آہستہ آہستہ دیانت دار اور لگن سے کام کرنے والے دس افراد ۱۲۰ ملین لوگوں میں سے تلاش کر لیں۔ یہی ایک مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے جس سے سیاست اقتصادیات اور سماجی انتظام کو بحال کیا جا سکے۔ امریکہ کے پاس صرف ایک دس رکنی کیبنٹ ہے۔ اگر وہ اپنے ملک کو ان دس وزراء کے ذریعے کامیابی سے چلا سکتے ہیں تو ہم کیوں ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو دھوکا باز ہیں۔ مفاد پرست ہیں اور کرپٹ سیاست دان ہیں اور مذہبی لوگ بھی انہیں سختی کے ساتھ الگ کیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حالات خراب کئے ہیں اور یہ حالات کی خرابی قتل عام سے بھی بدتر ہے (قرآن ۲: ۱۹۱) یہ تمام قوم کا اپنی بیہودہ اقدار سے استحصال کر رہے ہیں۔

۴۔ ہارس ٹریڈنگ کو اسمبلیوں میں کلی طور پر بند کیا جائے۔ ہر وہ شخص جو اپنی پارٹی کی وفاداری بدلتا ہے اس کی سیٹ ضائع ہو جانی چاہیئے۔ یہی ایک ایسا طریق ہے جس سے سیاسی استحکام حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ اسلام میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جسے قانون سے بالا سمجھا جائے اس لئے پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ پریذیڈنٹ کی غلطیوں کی وجہ سے اسے امپیچ کیا جائے۔

۶۔ ۱۹۷۳ء کے دستور میں جو ترامیم کی گئی ہیں وہ ساری کی ساری ختم کی جائیں اور اصل دستور کو سامنے لایا جائے۔

۷۔ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کیا جائے۔ ججوں کی تقرری صدر مملکت کریں لیکن پارلیمنٹ کو اس کی توثیق کرنی چاہیئے۔

ساری بات کو ختم کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری تمام خرابیوں کی جڑ ذاتی مفادات، تعصب اور منافقت میں پائی جاتی ہے۔ یہ خرابیاں ایسی ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ بن گئی ہیں یہاں تک کہ ہمیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ اس لئے ان برائیوں کو اکھیڑ پھینکنا چاہیئے۔ چاہے ان کے لئے کوئی بھی ذرائع استعمال کرنے پڑیں۔ اسلامی تعزیرات کو سختی سے لاگو کیا جائے۔ یہ بات یاد رکھیئے کہ اگر ہم اپنے طور و طریق بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو ہمیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ امریکہ اور ہندوستان ہمارے پیارے ملک کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو۔

ڈان

۲۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء

داؤد احمد مشیگن کنساس سے ڈان کے ۲۰ جولائی کے شمارے میں بوسنیا کے لوگوں کو اسلام پر عمل کرنے کے سلسلے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

جو کچھ بوسنیا میں فروری ۱۹۹۲ء سے ہو رہا ہے وہ موجودہ زمانے کی آتش زنی (HOLOCAUST) کی ایک مثال ہے۔ انتہائی طور پر دہشت، ظلم اور تکلیف دہی کی کہانیاں سننے میں آتی ہیں اور بدقسمتی سے یہ کہانیاں سچی ہیں۔

سرب لوگوں کا طریق کیا ہے۔ سرب فوجوں کا طریق یہ ہے کہ بوسنیا کے کسی گاؤں کا محاصرہ کر لیا جاتا ہے۔ اس کے باشندوں کو الٹی میٹم دیا جاتا ہے۔ اگر گاؤں کے لوگ اپنے آپ کو ان کے سپرد نہ کر دیں تو ان میں سے ہر شخص

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام میں طلبہ کا کردار

ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی طرف سے فرح ادیب نے "ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام میں طلبہ کے کردار" کے عنوان سے روزنامہ جنگ کے ۲۶ جولائی کے شمارے میں لکھا ہے:۔

آلودہ ماحول سے مراد ایسا ماحول ہے جہاں پر غیر ضروری تبدیلیاں طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیت پر بری طرح اثر انداز ہو کر انسانی زندگی کو بالخصوص اور باقی جانداروں کی زندگیوں کو بالعموم متاثر کریں۔ شہروں کے مضافات میں لاتعداد کچی آبادیاں آباد ہو رہی ہیں جہاں حفظان صحت، نکاسی آب، صاف پانی کی فراہمی اور دیگر سہولتوں کا فقدان ہے کثیر تعداد کارخانوں، بے پناہ ذرائع آمدورفت، کیمیائی کھادوں اور زہریلی ادویہ کے استعمال سے انسانی بستیاں روز بروز شور وغل، دھوئیں اور گرد وغبار کی شدید ضرر رساں آلودگیوں میں دھنستی چلی جا رہی ہیں۔

آلودگی کی روک تھام میں طلبہ کا کردار

۱۔ کھانا کھانے یا گھر کی صفائی کے بعد کوڑا کرکٹ گٹر یا گلی میں نہ پھینکیں بلکہ اسے زمین میں دبا دیں اس سے مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ ایک طالب علم کا فرض ہے کہ اپنے گلی محلے اور شہر میں پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیروں کو اٹھوانے کے لئے اپنے ساتھی طلبہ کے ساتھ مل کر ضلعی انتظامیہ کا ساتھ دے۔

۳۔ تمام طلبہ کا یہ فرض ہے کہ شجرکاری کی مہم میں حصہ لیں اور ہر طالب علم کم از کم ایک پودا ضرور لگائے اور پھر اس کی دیکھ بھال ضرور کرے کیونکہ پودے ہوا کے قدرتی فلٹر ہوتے ہیں طلبہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور واقف کاروں کو بھی اس سلسلے میں ترغیب دیں تاکہ وہ بھی اپنے گھر اور گھر سے باہر سبزہ اگائیں۔

۴۔ غصے کے اظہار کے لئے بطور احتجاج ٹائر جلانے سے ہر ممکن اجتناب کریں خاموش مظاہرہ بھی تو جذبات کو خود بخود ظاہر کر دیتا ہے۔

۵۔ سگریٹ نوشی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اسے ترک کرنے کی ترغیب دیں۔

۶۔ اگر گھر میں ٹیپ ریکارڈر، ریڈیو، ٹی۔ وی موجود ہے تو اس کی آواز اپنے تک محدود رکھیں تاکہ شور کی آلودگی میں کمی ہو۔

۷۔ گرد آلود جگہ پر گاڑی چلاتے وقت وہاں سے گاڑی کو آہستہ چلائی جائے تاکہ دھواں نہ اڑے۔

۸۔ اگر کم فاصلے کا سفر طے کرنا ہے تو گاڑی میں جانے کی بجائے سائیکل پر سفر کریں۔

۹۔ فصلوں پر زہر آلود ادویات کا استعمال جہاں پیداوار میں اضافہ کا سبب ہے وہیں یہ اجناس جو انسانی خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہیں بیماریوں کا باعث بنتی ہیں طالب علموں کا فرض ہے کہ ماہرین زراعت اور ماحولیات سے اس کے بارے میں مفید مشورے حاصل کر کے کسانوں تک پہنچائیں تاکہ آلودگی کا سدباب ہو سکے۔

۱۰۔ کلاس میں گھر میں دوستوں کے حلقے میں بلاوجہ شور وغل سے پرہیز کریں اور آہستہ آواز میں اپنی بات دوسروں تک پہنچائیں۔

۱۱۔ گرمیوں کی تعطیلات میں طلبہ دیہاتوں میں جا کر وہاں کے لوگوں کو گندے پانی کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور ان سے روک تھام کی عام تدابیر سے آگاہ کریں۔

۱۲۔ آلودگی کو خود بھی روکنے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۲۶ جولائی ۹۳ء)

بقیہ: ص ۵

کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیں تو ایک سسٹم کے ماتحت ان کے تمام نوجوانوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اور بوڑھوں کو ان کے ساز و سامان سے محروم کر کے وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔

وہ کیمپ جہاں عورتوں کی جنسی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ تاریخ میں منفرد ہیں۔ یہ بات کچھ اسی جنگ سے تعلق رکھتی ہے اسکی مثالیں اتنی خطرناک ہیں کہ کوئی شخص بھی یہ باتیں سن کر حیرانگی سے پوچھتا ہے کہ وہ مخلوق کی کونسی قسم ہے جن کے ساتھ انہیں واسطہ پڑا ہے۔

سربیا کی فوجیں یہ سب کچھ اس لئے کر رہی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ وہ ایسا کر کے کسی کو جوابدہ نہیں ہیں وہ صرف ایک بات کا احترام کرتی ہیں اور وہ ہے طاقت جب تک انہیں یہ معلوم ہے کہ نہ تو مغرب اور نہ ہی اسلامی دنیا نے ان باتوں کا کوئی جواب دینا ہے اس لئے وہ بغیر کسی سزا کے ڈر کے ایسا کرتے چلے جاتے ہیں اور بوسنیا کے لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ خرابی وہ لوگ پیدا کر رہے ہیں جو پیراملٹری گروپس ہیں مثلاً۔ آرکنس اور بدنام زمانہ چیٹ نیکس یہ پیراملٹری گروپس بربریت کو ایک نیا مفہوم دے رہے ہیں۔ وہ ایک بات جانتے ہیں اور صرف ایک ہی بات جانتے ہیں طاقت۔ وہ انسانیت یا رحم دلی یا احترام کو ہرگز نہیں پہچانتے۔

اگر سرب لوگ اس علاقائی صفائی میں کامیاب ہو جائیں تو بوسنیا میں کوئی مسلمان باقی نہیں رہیں گے۔ بوسنیا کی چھوٹی سی غیر مسلح اقلیت اور سرب کی فوج جو خاصی طاقتور ہے حملے کرتی ہے یہ پہلے یوگوسلاویہ کی فوج تھی جس کے پاس دو ہزار ٹینک تھے ۵۰۰ ہوائی جہاز اور لاتعداد میزائلز۔

اس کے علاوہ ہزاروں روسی، رومانیہ کے لوگ اور دوسرے والنٹیئرز جو سربوں کے ساتھ مل کر جنگ کر رہے ہیں۔ مغربی اور جنوبی علاقوں میں کروشیا کے لوگ بے تاب ہو رہے ہیں کہ وہ بوسنیا کا زیادہ سے زیادہ علاقہ ہڑپ کر جائیں۔ ان مشکل حالات کے پیش نظر اس کے متعلق کوئی شک نہیں ہے کہ بوسنیا کے مسلمان اپنا دفاع کر سکتے ہیں اسی لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر اسلحہ خریدنے کی جو پابندی لگی ہوئی ہے وہ اٹھائی جائے اور انہیں اجازت دی جائے کہ وہ اپنا دفاع کر سکیں۔ بوسنیا کے مسلمان امریکہ یا یوروپ سے اس بات کی درخواست نہیں کر رہے کہ زمینی دستے بوسنیا آئیں اور ان کا دفاع کریں وہ صرف یہ بات چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے خاندانوں کے بقاء کے لئے اسلحہ ملنا چاہیئے۔ اسی طرح اپنے مال و اسباب کے دفاع کے لئے اور اپنی عزت کے لئے بھی کوئی شخص بھی جو انسانیت پر یقین رکھتا ہے بوسنیا کے لوگوں کے اس حق سے انکار نہیں کر سکتا۔

مسلمان دنیا اتنی طاقتور ضرور ہے کہ وہ کچھ کرے اور اس پاگل پن کو ختم کر دے اور وہ طاقت سیاہ سونا ہے۔ یعنی تیل لیکن وہ لوگ تو وائٹ ہاؤس میں اپنے افسروں کی بات سنتے ہیں۔

اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ جو مسلمان اب عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے ساتھ بھی وہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔

Arm the Bosnians

WHAT has been happening in Bosnia since February 1992 is an example of modern time holocaust. There are stories of extreme torture, terror and cruelty. Unfortunately, these are true.

The standard procedure of the Serbian forces is to surround a Bosnian village, give its people an ultimatum — if the village does not surrender everyone will be killed — and then after surrender to systematically kill all young men and drive the old out without their possessions.

The horror of rape camps is unique in history — it is something peculiar to this war. The examples are so terrible as to make any normal human being wonder what species we are dealing with.

The Serbian forces are doing this because they know they can get away with it. They respect only one thing and that is force. They know that so far neither the West nor the Muslim world has responded, and so they can get away with their mayhem and the murder of Bosnians. The worst are the paramilitary groups such as the Arkans, White Eagles, and the notorious Chetniks. These paramilitary groups are giving a new meaning to the word savages. They understand one thing and one thing alone: force. They have no understanding of humanity or compassion or honour.

If the Serbs succeed in their "ethnic cleansing", there will be no Muslims left in Bosnia. The small, unarmed Bosnian Muslim minority is being attacked by the powerful Serbian army, which was once the former Yugoslav army with its 2,000 tanks, 500 airplanes and countless missiles.

Furthermore, there are thousands of Russian, Romanian and other volunteers fighting alongside the Serbs. On the western and southern flanks, the Croatians are getting restless to grab more Bosnian territory.

Against such overwhelming odds, there can be no illusion that the Bosnian Muslims can defend themselves. Therefore, the arms embargo should be lifted and they should be allowed to defend themselves. The Bosnian Muslims are not asking US, or European ground troops to come to Bosnia and defend them. They are simply asking for arms to defend their families, their possessions, and their honour. Anybody who believes in humanity should not deny this right to the Bosnians.

Muslim World has the power to do something to stop this madness. And this power is the Black Gold, the oil. But they are too busy listening to their bosses in the White House. What is the guarantee that this will not happen to those Muslims who are living a luxurious life. Allah knows the best.

DAWOOD AHMED
Wichita, Kansas, USA

DAWN TUESDAY, JULY 20, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر محمد انیس قریشی صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ابن مکرم محمد محسن قریشی صاحب کا نکاح بہمراہ مکرمہ صفیہ احمد صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف مردان حال اوٹاوہ کینیڈا۔ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۹۳ء کو بعوض حق مہر مبلغ ساٹھ ہزار روپے بیت الحمد راولپنڈی میں مکرم مولانا منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ راولپنڈی سابق انچارج رشتہ ناطہ نے پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

مکرم رضوان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید ربوہ کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ شبنم طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک منیر احمد صاحب ۷ اکتوبر ۹۲ء کو کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ بارات ربوہ سے کلر سیداں پہنچی جہاں بوقت رخصتی مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید نے دعا کرائی دوسرے روز مورخہ ۸ اکتوبر ۹۲ء کو مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دارالیمن شرقی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں اہل محلہ کی ایک کثیر تعداد اور وقف جدید کے جملہ کارکنان کے علاوہ دیگر دفاتر کے کارکنان نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم حکیم محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید نے دعا کرائی۔ یہ نکاح محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے مبلغ پچیس ہزار روپے (-/۲۵۰۰۰) حق مہر پر مورخہ ۲۰ فروری ۹۲ء کو بعد..... عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا تھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی بوجہ یرقان بیمار ہیں۔

مکرم چوہدری عطاء اللہ چیمہ صاحب چک نمبر ۳۶ جنوبی سرگودھا پہلے ہیضہ کی وجہ سے بیمار تھے۔ اب لاہور میں انکا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب چوہان چک نمبر ۱۵ بی ۱۵ ضلع میانوالی اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: ص ۳

۱۹۸۸ء کو قومی اسمبلی توڑی جبکہ انہوں نے بجائے حکومت کو بدعنوانی اور اقرباء پروری کے مبینہ الزامات کے تحت برطرف کر دیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ اسمبلی کی تحلیل غیر آئینی اور غیر قانونی ہے لیکن عدالت نے اسمبلی کو بحال کرنے کا حکم نہیں دیا۔ سپریم کورٹ نے اس فیصلے کو متفقہ طور پر برقرار رکھا۔

۶ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر اسحٰق نے آئین کی دفعہ ۵۸ (۲) بی کے تحت قومی اسمبلی توڑ دی۔ پیپلز پارٹی کے خواجہ احمد طارق رحیم نے اسمبلی توڑے جانے کو ہائیکورٹ میں چیلنج کیا لیکن لاہور ہائیکورٹ نے اسمبلی کی تحلیل کو جائز قرار دیا۔ اسی فیصلے کو سپریم کورٹ نے بھی اکثریت رائے سے برقرار رکھا۔

(دی نیوز ۲۰ جولائی ۱۹۹۳ء)

بقیہ: ص ۱

قادیان سے پاس کی۔ جس کے بعد آپ کی تقرری سیالکوٹ اور پھر ڈیرہ غازی خان میں ہوئی۔ تعلیم کے دوران اور میدان عمل میں آپ کو کئی مناظرے کرنے کا موقع ملا۔ ستمبر ۱۹۳۸ء میں آپکو بلاد عربیہ بھیجا گیا۔ جہاں پر آپ مسلسل ۱۷ سال تک خدمات دین بجا لاتے رہے۔ بلاد عربیہ میں قیام کے دوران لبنان، مصر، شام، عراق اور اردن وغیرہ تمام ممالک میں خدمت دین کا کام آپکے سپرد تھا اور اس ضمن میں آپ ان ممالک کے دورے فرماتے رہتے تھے۔ اس عرصہ قیام میں آپ عربی رسالہ البشریٰ کے بھی ایڈیٹر رہے۔ اور یہ پیرچہ دستی مشینوں کو اپنے ہاتھ سے چلا کر خود چھاپتے رہے۔ یہاں پر آپکی پہلی اہلیہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ وفات پا گئیں اور وہیں مدفون ہوئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے ایک معزز فلسطینی خاندان کی احمدی خاتون محترمہ حکمت عباس عودہ صاحبہ سے شادی کی۔ پہلی بیوی کے بطن سے ایک بیٹا مکرم عبدالرشید شریف اور بیٹی امۃ الحمید اور دوسری بیوی سے دو بیٹے مکرم نصیر احمد شریف اور مکرم بشیر احمد شریف اور آٹھ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ بلاد عربیہ سے واپسی پر آپ مرکز سلسلہ ربوہ میں الشرکۃ الاسلامیہ کے مینیجر۔ روزنامہ الفضل کے مینیجر اور ناظم دارالقضاء کے عہدوں پر فائز رہے۔ اس کے بعد آپ ۱۹۶۱ء میں پہلے باقاعدہ مربی کے طور پر مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا تشریف لے گئے۔ جہاں سے واپس آنے کے بعد آپ کو سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ممبر مجلس افتاء۔ مرکزی قاضی۔ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کے طور پر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ کئی سال سے آپ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمات بجا لا رہے تھے۔

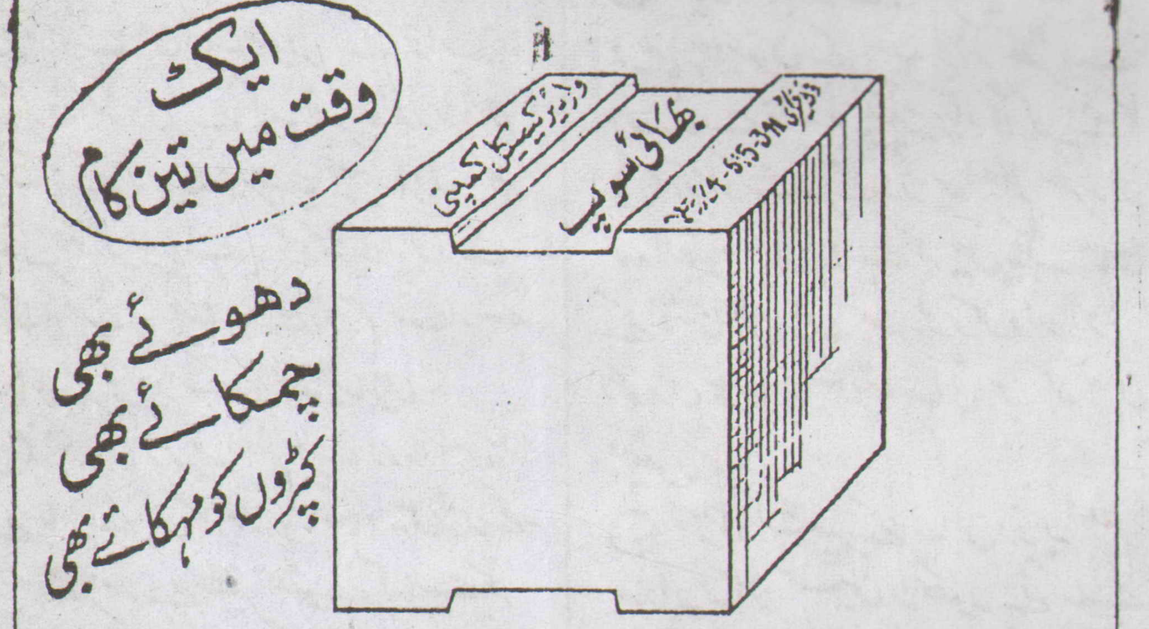
محترم مولانا شریف صاحب کئی کتب کے مصنف تھے۔ ان میں سلسلہ (دین حق) جلد ۱ تا ۵ اور ان کا انگریزی ترجمہ پریمیئر آف ——— کے نام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ سلسلہ احمدیہ آپ نے ۱۹۳۸ء میں بلاد عربیہ جانے سے پہلے شائع کی۔

محترم مولانا کی والدہ محترمہ نے آپ کو بچپن ہی میں اپنی ہمشیرہ محترم استانی برکت صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ یار صاحب ٹھیکیدار کے سپرد کر دیا تھا۔ جنہوں نے آپ کی پرورش کی اور تعلیم کے حصول کے جملہ مراحل طے کرائے۔

محترم مولانا کے صاحبزادے مکرم عبدالرشید شریف صاحب حکومت پنجاب کے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مکرم نصیر شریف صاحب محکمہ شماریات اسلام آباد میں اسسٹنٹ چیف ہیں۔

محترم مولانا صاحب بے حد دعا گو، مستجاب الدعوات۔ بے نفس، سادہ اصول پرست اور عبادت گذار وجود تھے۔ جید عالم دین تھے۔ ہنس مکھ اور ہمدرد شخصیت تھے۔

احباب کرام سے آپ کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔



Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۱ جولائی۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ حبس اور گرمی ہے۔

○ نگران وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے پاکستان ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کئے بغیر جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ایٹمی مسئلہ پر کوئی معاہدہ ممکن ہے۔ انہوں نے امریکہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم "مخصوص" مدت میں ایٹمی ہتھیار تیار کر سکتے ہیں لیکن ہمارا مقصد صرف دوسروں کو ایسا کرنے سے روکنا ہے ہم ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری یا اس سے اگلے مرحلے میں داخل نہیں ہونا چاہتے۔ نگران وزیراعظم نے امریکی نائب صدر مسٹر الگور سے بھی ملاقات کی اور ان پر واضح کیا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کئے بغیر جنوبی ایشیا میں ایٹمی پھیلاؤ کا مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

○ نگران وزیراعظم نے اپنی صحت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ڈاکٹروں نے کیموتھراپی اور ریڈی ایشن کے ذریعے میرے پھیپھڑوں کا کینسر ختم کر دیا ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ انتہائی تسلی بخش ہے تاہم سارے معاملات تو خدا کے ہاتھ میں ہیں۔

○ نگران وزیراعظم اپنے دورۂ امریکہ کے بارے میں کابینہ کو اعتماد میں لیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف آمریت کی باقیات ہیں ان کی دوبارہ اقتدار میں آنے کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عام انتخابات کا انعقاد عوام کی فتح ہے۔

○ پنجاب بھر میں بیت المال اور زکوٰۃ کونسلوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں ایک دن میں دس ڈاکے ڈالے گئے جن میں لاکھوں روپے کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے گئے۔ متعدد افراد سے گاڑیاں بھی چھین لی گئیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ نواز شریف کا تنہا الیکشن لڑنا پیپلز پارٹی کو برسر اقتدار لانے کی سازش ہے۔

○ پاکستان میں پہلا سپر مائیکرو کمپیوٹر تیار کر لیا گیا ہے جس کی کارکردگی امریکی سپر کمپیوٹر سے اعلیٰ اور لاگت کم ہے۔ یہ بات ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر نے بتائی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف یا بے نظیر کے برسر اقتدار آنے سے ایک نہ ختم ہونے والا بحران جنم لے گا۔ آزمائے ہوئے پھر برسر اقتدار آئے تو یہ ملک و قوم کے لئے تباہی کا راستہ ہوگا۔

○ سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے انکشاف کیا ہے کہ سابق صدر اسحاق خان نے انہیں کہا تھا کہ چالیس اراکین لے آؤ تمہیں وزیراعظم بنا دوں گا۔

○ پاکستانی انجینئروں کی طرف سے نواز شریف کو انتخابی مہم کے لئے ہیلی کاپٹر دینے کی پیشکش کی گئی ہے۔ سابق وزیراعظم نے کہا ہے کہ سیاستدانوں کو چاہیئے کہ وہ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کو ایسے بیانات نہ دیں جس سے ملکی وقار کو نقصان پہنچے۔

○ ایک اخبار نے تبصرہ کیا ہے کہ دینی جماعتوں کے امیدوار کھڑے ہونے سے فائدہ پیپلز پارٹی کو پہنچے گا

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ میں پاکستان کے انتخابات میں بھرپور کردار ادا کروں گا خاموش تماشائی بن کر نہیں بیٹھوں گا۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم سردار ممتاز حسین راٹھور نے کہا ہے کہ اگر سردار قیوم پاکستانی الیکشن مہم میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔

○ پیپلز پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اے پی سی کے مرکزی لیڈروں مولانا فضل الرحمٰن، نوابزادہ نصراللہ، بلخ شیر مزاری، کوثر نیازی، عبدالحفیظ پیرزادہ، غلام مصطفےٰ اجتوئی، مصطفےٰ اکھر، زاہد سرفراز، انور سیف اللہ، میر افضل سردار آصف منظور وٹو اور تاج محمد جمالی کے مقابلے میں کوئی امیدوار کھڑا نہیں کرے گی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ملک کو سنگین صورت حال کا سامنا ہے۔ ہر بار بیرون ملک سے لوگ مسلط کئے جاتے ہیں

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ عالمی مالیاتی فنڈ پاکستان کو آسانی سے قرضے نہیں دے گا۔ نگران وزیراعظم ملک کے لئے دو قرضے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک چھوٹا قرضہ تو آسانی سے مل جائے گا لیکن بڑے قرضے کے لئے مالیاتی ادارے منتخب حکومت کا انتظار کریں گے

○ اسرائیلی فوج ٹینکوں کے ساتھ لبنان میں داخل ہو گئی ہے۔ اس لڑائی میں ۱۲۰ سے زائد افراد ہلاک اور ۵۰۰ سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں جبکہ ۵ لاکھ بے گھر ہوئے ہیں۔ ایران نواز حزب اللہ نے جوابی طور پر اسرائیلی تنصیبات پر حملہ کیا۔ اسرائیل کی تینوں مسلح افواج نے چھٹے روز بھی حملے جاری رکھے۔ ہر ایک منٹ میں ۹ گولے گرائے جا رہے ہیں۔ اسرائیلی وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ لبنان میں یہ کارروائی جاری رہے گی۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کا خیر مقدم کریں گے ہمیں زیادہ نشستوں کی ضرورت نہیں۔

○ عمران خان کے بارے میں دو اخبارات میں متضاد خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ایک میں انہوں نے کہا ہے کہ میں غیرجانبدار آدمی ہوں۔ بے نظیر کی عزت کرتا ہوں۔ وہ ایک بڑی لیڈر ہیں۔ دوسری خبر میں کہا گیا ہے کہ عمران خان کے خیال میں بے نظیر کی دوغلی سیاست سے پاکستان کی ساکھ متاثر ہوئی ہے۔

○ پنجاب میں بلدیاتی اداروں کو معطل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ فنڈز بھی منجمد ہو جائیں گے۔ اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ باقاعدہ اعلان ایک دو روز میں کر دیا جائے گا۔

○ قومی اسمبلی کے ۶۹ حلقوں میں فوج گشت کرے گی اس میں پنجاب کے ۱۷، سندھ کے ۴۶ اور سرحد و بلوچستان کے تین تین حلقے شامل ہیں۔

○ سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم فوری طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ نفاذ اسلام کے سلسلے میں دینی جماعتوں نے ساتھ نہیں دیا تھا۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS200/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون:۔ ۶۰۶-۷۱

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد۔

۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔

۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون PP-۵۴۸۱۷۹

۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

فون:۔ PP-۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں

مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۱۱۹۰۶۵

جماعت احمدیہ کی خدمت کیلئے

ہماری فخریہ پیشکش

ڈش انٹینا

اب صرف ۱۳۵۰۰/- روپے میں

بہترین رزلٹ۔ بہترین ریسیور مکمل فٹنگ

رابطہ کے لئے

طاہر احمد محمود۔ راجیکی روڈ۔ ربوہ

پتہ